سلسلہ خطبات جمعہ
شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط وترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی
مدرس دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

فکرِ آخرت

مساجد اللہ کے گھر میں: مساجد اللہ کے گھر ہیں اس میں جو عبادت کی نیت سے آئے گا۔ وہ اللہ کا مہمان بن کر داخل ہوتا ہے۔ جب ایک معمولی آدمی اپنے مہمان کا اعزاز واکرام ضروری سمجھتا ہے وہ تو کریموں کا کریم۔ ارحم الراحمین اپنے مہمان کو عزت واکرام کے بغیر کیسے واپس بھیجے گا۔ بلکہ اس کا اپنے اس مہمان کو بغیر عزت وتکریم کے بھیجنا اس کی شان کریمی ورحیمی سے متصادم ہے۔ اور اسی اعزاز وانعام کی طرف سید المرسلین صلعم نے اشارہ فرمایا کہ

عن ابی هریرةؓ ان النبی صلعم قال من غدا الی المسجد اوراح اعدالله له فی الجنة نزلا کلما غدا اوراح (رواۃ البخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ جو شخص صبح کو یا شام کو مسجد میں جاتا رہا تو ہر ہر بار کے جانے پر اللہ تعالیٰ اس بندے کے لئے جنت میں مہمانی کا انتظام فرماتا ہے۔

جنت میں مہمانی کی بشارت کے ساتھ اس طرف بھی اشارہ ہے کہ مسجد میں عبادت کے لئے جانے آنے والے کا مقام بھی جنت ہے۔

پس وہ شخص بھی قیامت کے دن اللہ کے عرش کے نیچے جلوہ افروز ہوگا۔ جو اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے مسجد پہنچنے کیلئے بے چین ہو، جو شخص مسجد سے جا چکا ہے، وقت بھی نماز کا نہیں، کاروبارِ زندگی اور اسکے مشاغل پورے عروج پر ہیں

دل بہ یار دست بہ کار: مگر ایک یہ بھی بندۂ صالح ہے کہ ہر دو منٹ بعد اس کی نظر گھڑی پر پڑتی ہے۔ بار بار دھوپ کو دیکھ رہا ہے۔ ہاتھ میں ترازو ہے دل مسجد میں اٹکا ہوا ہے۔ کہ کہیں نماز کا وقت گزر نہ جائے۔ دنیا اپنے کاروبار میں لگی ہوئی ہے اور یہ شخص بھی بظاہر پوری طرح اسی میں مشغول ہے مگر دل میں اللہ کی عبادت اور اس کی عبادت گاہ تک رسائی کی تڑپ ہے۔ ''دل بہ یار دست بہ کار'' کا زندہ وتابندہ نمونہ ہے۔

تمام روئے زمین میں وطن کی خاک ہی ایک ایسی چیز ہے نہ جہاں انسان پہنچ کر سب سے زیادہ قلبی سکون و راحت محسوس کرتا ہے لیکن جب بندہ مومن کے دل میں خدا کی محبت پوری طرح رچ بس جائے اور نمازوں، تلاوت اور یاد الٰہی کے لئے کثرت سے آنا جاتا رہے تو حضورؐ کے ارشاد کے مطابق اسے مسجد میں وطن جیسی انسیت ومحبت محسوس

ہوتی ہے اور خدا بھی اس مہمانِ عزیز کے آنے سے بے حد خوش ہوتا ہے۔

مسجد سے تعلق: اور ایک آج کے دور کے مسلمان کا منبر و محراب اور مسجد سے تعلق ہے کہ باوجود دنیوی اخروی مصالح وثمرات کے اگر سب سے زیادہ دوری اور قطع تعلق کسی خطہ زمین سے ہے تو وہ مسجد ہی ہے پہلے تو کئی کئی دن' ہفتے اور مہینے مسجد میں دخول کی فرصت ہی نصیب میں نہیں' اگر کہیں اتفاق سے مسجد میں داخلہ میسر بھی ہو تو عین وقت پر نماز کے لئے جانا اور پھر فوراً ہی نکلنا اپنا فرض اولین سمجھتا ہے۔

صرف ہفتہ کے سات دنوں کے مقدس دن جمعہ ہی کو لیجئے بد قسمتی سے اکثر جمعہ میں شرکت کرنے والوں کی خواہش ہووتی ہے کہ صرف فرض نماز کی اقامت شروع ہوتے ہی شاملِ جماعت ہو جائیں نہ واجب خطبہ کا خیال' نہ اور عبادات کا۔ خطیب کی وعظ ونصیحت کے سننے کیلئے تو وقت وفرصت ہی نہیں' حالانکہ واعظ وناصح قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام الٰہیہ کو ہی بیان کرتا ہے' جس کے سننے کیلئے ایک حقیقی مومن دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محتاج اور بیتاب رہتا ہے۔

حدیث کے اس ٹکڑے میں محسن انسانیت ﷺ ایک مردِ کامل کی صفت اور اجر ذکر فرما رہے ہیں' کہ ایسا شخص بھی قیامت کے پر آشوب روز' مالک الملک کے عرش کے زیر سایہ رہے گا۔

ورجلان تحابا في الله اجتمعا عليه و تفرقا عليه. "ایسے دوست جن کی دوستی محض اللہ کے لئے ہو ان کا ملنا اور انقطاع سب اسی نیک محبت کا نتیجہ میں ہو۔"

انسان کا لفظ چونکہ اُنس جس کے معنی محبت اور تعلق ہی کے ہیں سے مشتق ہے اس لئے کہ کسی نہ کسی صورت میں ہر انسان کے سرشت میں محبت کی صفت پائی جاتی ہے اسی وصف کا لحاظ کرتے ہوئے شاعر نے انسان کی وجہ تسمیہ کے لئے فصیح وبلیغ شعر کی صورت میں تعریف کر دی ہے۔ ؎

وما سمي الانسان الا لانسه وما القلب الا انه يتقلب

عہد الست: روز ازل سے اللہ تعالیٰ نے اپنی ربوبیت کے عہد واقرار کرنے کیلئے جب پورے نوع بنی آدم کی روحوں کو چیونٹیوں کی صورت میں جمع کیا تو اسوقت وہاں پر موجود روحیں آپس میں ایک دوسرے سے مانوس و متعارف ہوئیں اور ان روحوں کے درمیان عہدِ الست ہی کے موقع پر صفات کے موافقت واختلاف کے مناسبت سے آپس میں انس ومحبت یا بغض وعناد رہا وہ دنیا میں اپنے اجسام میں آنے کے بعد بھی اسی مناسبت کی بنا پر محبت یا اختلاف پر قائم رہتی ہیں۔

دنیا کے ہر انسان کا دل کسی دوسرے دل کی طرف مائل رہتا ہے' ہزاروں بلکہ لاکھوں انسان ایک دوسرے سے ملتے رہتے ہیں' ہر دو ملنے والوں کی اپنی اپنی غرض اور مقصد ہوتا ہے۔ لیکن تمام ملنے والوں میں نیک بخت وہ دو ملنے والے' تعلق جوڑنے والے اور محبت کرنے والے ہیں کہ ان کا ملنا' جوڑنا اور محبت کرنا کسی دنیاوی غرض کے ایفاء کے لئے

نہیں بلکہ یہ سب کچھ اپنے پیدا کرنے والے ہی کی خاطر ہے اور اسی کے تقاضوں کے مطابق جدا ہوتے ہیں یعنی اگر کسی سے ترک تعلق بھی کرتے ہیں تو اس لئے کہ خدا کو اب اس سے ملنا پسند نہیں، خدا کی رضا و خوشنودی کی خاطر باہمی میل ملاپ اور محبت دنیا و آخرت میں فائدہ حاصل کرنے کا سبب ہے۔

صحبت صالحین: حضورؐ کا ارشاد ہے: عن معاذ بن جبل قال سمعت رسول الله ﷺ یقول قال الله تعالیٰ وجبت محبتی للمتحابین فی والمتجالسین فی والمتزاورین فی والمتباذلین فی وفی روایة الترمذی قال یقول الله تعالیٰ المتحابون فی جلالی لهم منابر من نور یغبطهم النبیون والشهداء (رواہ مالک والترمذی) ''حضرت معاذ بن جبل کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کے ساتھ میرا محبت کرنا ایک قطعی امر ہے جو محض میری رضامندی اور خوشنودی کی خاطر اور میری حمد و ثناء کی خاطر ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتے ہیں اسی رضا کی خاطر ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور میری رضا کی خاطر مال خرچ کرتے ہیں ترمذی کی روایت میں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ میرے عظمت وجلال کے سبب آپس میں ملتے ہیں ان کے لئے آخرت میں نور کے منبر ہوں گے جن پر انبیاء وشہداء بھی رشک کریں گے۔''

اور ظاہر ہے کہ اللہ کی خوشنودی کے لئے جن لوگوں سے تعلق رکھا جائے گا وہ اللہ کے برگزیدہ اور نیک بندے ہوں گے اور ان کی رفاقت وہم نشینی نہ صرف آخرت میں مرتبہ عالیہ کی صورت میں ظاہر ہونا ہے۔ بلکہ دنیا میں اسکے ساتھ تعلق رکھنے کے لئے بے شمار فوائد حضورؐ نے بیان فرمائے ہیں۔

ایک تمثیل: عن ابی موسیٰ قال قال رسول الله ﷺ مثل الجلیس الصالح والسوء کحامل المسک ونافخ الکیر۔ فحامل المسک اما ان یحذیک واما ان تبتاع منه واما ان تجد منه ریحا طیبة ونافخ الکیر مان ان یحرق ثبابک واما ان تجد منه ویحاخبیة (رواۃ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نیک اور برے ہم مجلس کی مثال مشک رکھنے والے اور دھونکنی دھونکنے والے کی طرح ہے مشک وخوشبو رکھنے والا یا تو تمہیں مشک مفت دے دے گا یا تم اس سے خرید لو گے اگر دونوں میں سے کوئی صورت ممکن نہ ہو تو کم از کم اس کی خوشبو تو ضرور تمہیں حاصل ہو جائے گی۔ اور دھونکنی دھونکنے والا یا تو تمہارے کپڑوں کو جلا دے گا یا اس سے تم کو خراب دھواں حاصل ہو جائے گا۔'' (جاری ہے)